السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علماء کرام ومفتیان اور قاضیان شریف کیا فرماتے ہیں اس مسلہ میں کہ میں انوار صمدانی ابن الحاج جناب توفیق احمد قادری چشتی مرحوم ساکن امروہہ قدیم کتب ومخطوطات وغیرہ کا کام کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص ایسی کتاب یا مخطوطہ وغیرہ کسی مسجد میں رکھ جاتا ہے۔جو اہمیت اور افادیت کا حامل ہو نیز اس کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہو، ایسی صورت میں اس علم یا کتب یا مخطوطہ کو بچانے کے لیے کیا عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اب وہ مسجد کی ملکیت ہو چکی ہے ، کیا میں اس کو خرید سکتا ہوں۔

دوسری بات اگر اس شخص سے پوچھا گیا کہ آپ نے فلاں کتاب یا مخطوطہ فلاں مسجد میں رکھا تھا۔کیا وہ مسجد کو دیا تھا۔وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے تو ایسے ہی وہ کتاب رکھ دی تھی جو چاہے لے جائے۔

ان تمام صورتوں میں ہمارا دین اسلام کیا کہتا ہے۔براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسلہ کا حل عنایت فرمائیں

فقط

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
انوار صمدانی معرفت نیشنل بک ڈپو
بازار گذری امروہہ یو۔پی۔انڈیا
موبائل:9557441990

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

مسجد میں دیا گیا سامان بنیت وقف ہو یا بنیت ایصال ثواب دونوں صورتوں میں اگر وہ مسجد میں قابل استعمال نہ ہو یا اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، تو ایسی صورت میں مسجد کمیٹی کا اس کو باہمی مشاورت سے فروخت کرنا جائز ہے، اور اس سے حاصل کرنے ہونی والے قیمت مسجد میں صرف کی جائے گی۔

البحر الرائق میں ہے:

"و فی الفتاوی الظهيرية سئل الحلواني عن أوقاف المسجد إذا تعطلت و تعذر إستغلالها،هل للمتولي أن يبيعها و يشتري بثمنها أخرى؟قال:نعم.و روي هشام عن مُحَمَّد إذا صار الوقف بحيث لا ينتفع به المساكين فللقاضي أن يبيعه و يشتري بثمنه غيره...و لو أن أهل المسجد باعوا حشيش المسجد أو جنازة أو نعشا صار خلقا و من فعل ذلك غائب اختلفوا فيه،قال بعضهم يجوز و الأولى أن يكون بإذن القاضي و قال بعضهم لا يجوز إلا بإذن القاضي و هو الصحيح،و به علم أن الفتوى على قول مُحَمَّد فی آلات المسجد"

[البحر الرائق،ج:٥،ص:٣٢٢/٣٢٣،كتاب الوقف/فصل فی أحكام المسجد،دار الكتب العلمية بيروت]

رد المحتار میں ہے:

"لو وقف المصحف على المسجد أی بلا تعيين أهله قيل يقرأ فيه أی يختص بأهله المترددين إليه،و قيل لا يختص به أی فيجوز نقله إلى غيره"

[رد المحتار،كتاب الوقف،المطلب فی نقل الكتب الى غيره،دار عالم الكتب رياض]

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"حصير المسجد إذا صار خلقا و استغنى أهل المسجد عنه ...أرجو أنه لا بأس بأن يدفع أهل المسجد إلى فقير أو ينتفعوا به فی شراء حصير آخر للمسجد و المختار أنه لا يجوز لهم أن يفعلوا ذلك بغير أمر القاضي كذا فی محيط السرخسي... حشيش المسجد إذا كان له قيمة فلأهل المسجد أن يبيعوه و إن رفعوا إلى الحاكم فهو أحب ثم يبيعوه بأمره هو المختاركذا فی جواهر الاخلاطي"

[الفتاوى الهندية،ج:٢،ص:٤٢٨،كتاب الوقف/باب فی المسجد و ما يتعلق به،دار الكتب العلمية بيروت]

لہذا صورت مسئولہ میں مسجد میں رکھا مخطوطات یا کتابوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، تو کمیٹی ممبران باہمی مشاورت سے اس کو بیچ سکتے ہیں، اور اس کی قیمت مسجد میں ہی صرف ہو گی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ:

احقر اکبر خان مداری غفرلہ

نزیل حال سعودی عربیہ (حجاز شریف)

سابق مدرس مدرسہ مدار العلوم گوبندہ پور بریلی

/24 رمضان المبارک 1443ھ

الجواب صحیح:

خوشنود خان مداری عفی عنہ

صدر المدرسین مدرسہ مذکورہ وناظم اعلیٰ دار الافتا مداریہ

ماخوذ: فتاوی مداریہ، جلد اول، صفحہ ۵۶۷

مزید فتوے پڑھنے اور ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائیٹ پر جایئے

ویبسائیٹ → Madaarimedia.Com

madaariyadaarulifta@gmail.com

ناشر

المدار اکیڈمی خانقاہ عالیہ مداریہ دار النور مکنپور شریف

+91 98383 60930